بسم اللہ الرحمن الرحیم

خصوصی عدالتوں کے فیصلے۔۔ عملدرآمد کی اشد ضرورت

دہشت گردی ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اکثر و بیشتر ممالک بھی اس کاروبار میں ملوث ہیں۔ اور دہشت گردوں کو باقاعدہ تربیت دیتے ہیں۔ خاص طور پر اسرائیل اور بھارت اس ضمن میں خاصے بدنام ہیں۔مگراب اکثر سیاسی اور دیگر تنظیمیں بھی اپنی بات منوانے کیلئے قانونی، اخلاقی طریقہ اختیار کرنے کی بجائے دہشت گردی کا راستہ اختیار کرتی ہیں۔ جس کیلئے آتشیں اسلحہ کی نمائش اور آزادانہ استعمال، بموں کے دھماکے، یا اغوا جیسی خوفناک وارداتیں ہورہی ہیں۔ پاکستان بھی اس وبا سے محفوظ نہ رہ سکا اور آئے دن سنگین وارداتیں ہورہی ہیں۔ حکومت نے اس کی روک تھام اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کیلئے مختلف اقدامات کئے۔ جن میں ایک خصوصی عدالتوں کا قیام ہے۔ جس کے تحت سنگین وارداتوں کی فوری سماعت کر کے مجرموں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچانا اور ایسے واقعات کی حوصلہ شکنی کرنا۔ جس کے ذریعے لوگوں کے جان و مال غیر محفوظ ہوگئے ہیں۔ اور مجرموں کو مہلت دیئے بغیر سزا دے دینا اور دوسروں کیلئے عبرت کا نشان بنانا ہے۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ حکومت کے ان اقدامات کے باوجود جرائم میں کمی نہ ہوئی۔ اب بھی اغوا اور زنا بالجبر اور عصمت دری کے بے شمار واقعات ہورہے

ہیں۔ اس کی شاید بہت سی وجوہات ہوں۔ لیکن ایک عام وجہ جو سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت نے فوری سماعت کی عدالتیں قائم تو کیں جنہوں نے بے شمار مقدموں کا فیصلہ سنایا لیکن بد قسمتی سے ان پر عمل نہ ہوسکا۔ بلکہ اکثر ملزموں کو اعلیٰ عدالتوں نے یا تو بری کر دیا یا سزائیں تخفیف کر دی۔ جس کے نتیجہ میں مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اور اب بھی سینکڑوں مجرم جیلوں میں بند پڑے ہیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیئے کہ جب فوری سماعت کی یہ عدالتیں ملزموں پر الزام ثابت کر کے سزا دیتی ہیں۔ تو ان پر عمل درآمد کا بھی فوری بندوبست ہونا چاہیئے۔ تاکہ مجرم جلد از جلد اپنے انجام کو پہنچ سکے اور مظلوموں کی داد رسی ہو۔ اور ظالم کی حوصلہ شکنی!۔ اس سے سنگین واقعات میں بھی کمی آتی۔ اور مجرموں کی سخت سزاؤں سے لوگ عبرت حاصل کرتے۔ خصوصی عدالتیں اپنے فیصلے تو سنا دیتی ہیں۔ لیکن ان پر عملدرآمد نہ ہو تو ایسی خصوصی عدالت قائم کرنے کا کیا فائدہ؟۔۔۔ وہ کام تو عام عدالتیں بھی کر رہی ہیں۔ جس میں ایک مقدمہ بیسیوں سال تک زیر سماعت رہتا ہے۔ اور مجرم ضمانتوں پر باہر دندناتے پھرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے مجرم دلیر ہو گئے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہاں ایک عدالت اگر سزا دیتی ہے۔ تو دوسری اعلیٰ عدالت اس کے لئے آسانی پیدا کر دے گی اور وہ پہلے سے زیادہ ڈھٹائی کے ساتھ جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور سنگین سے سنگین واقعات میں ملوث ہوتے ہیں۔

اسی طرح بعض اہم سیاسی لوگوں پر بھی مختلف نوعیت کے مقدمات ہیں اور ان کی سماعت بھی خصوصی عدالتوں میں ہو رہی ہے۔ خاص کر بے نظیر بھٹو اور

ان کی پارٹی کے بعض اہم افراد کے خلاف صدر نے ریفرنس پیش کئے تھے۔ اور ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی فیصلہ سامنے نہیں آیا۔ بلکہ اس کا الٹا اثر یہ ہوا ہے کہ لوگ یہ سوچنے لگے ہیں کہ صدر صاحب نے جو الزامات لگائے ہیں۔ وہ انہیں ثابت نہیں کر سکے۔ اسی لئے اتنی دیر ہو رہی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر انہیں جلد سے جلد فارغ کر دیا جاتا نہ جانے کن مصلحتوں کے تحت ان مقدموں کو لمبا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بے نظیر بھٹو کے خاوند آصف زرداری بھی بعض سنگین الزامات کی پاداش میں پس دیوار زنداں ہیں۔ ایک سال سے زائد عرصہ میں بھی کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور یہ کیسا طرفہ تماشہ ہے کہ ایک مجرم جو جیل میں ہے اسمبلی کے اجلاس میں پولیس کی معیت میں لایا جاتا ہے۔ اسلامی مملکت کیلئے ہونے والی قانون سازی میں شریک ہوتا ہے۔ اور مجرم اپنی رائے کا اظہار بھی کرتا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ ایک طرف اس پر سنگین الزام ہیں۔ تو دوسری طرف اس کو یہ اعزاز دیا جاتا ہے کہ وہ وطن عزیز کیلئے ہونے والی قانون سازی میں اپنا کردار ادا کرے۔ اب ایسے افراد سے کیونکر خیر اور بھلائی کی توقع کی جا سکتی ہے؟ اور وہ کس قسم کی قانون سازی کریں گے؟

حیرت ہے ان ممبران اسمبلی پر جو اس پر کبھی احتجاج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کوئی آواز اٹھاتے ہیں۔ بلکہ ایسے ملزموں کے دوش بدوش بیٹھ کر اسمبلی کی کاروائی میں شریک ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ایسی اسمبلی اسلامی قانون سازی میں کیا پیش رفت کرے گی۔ اور ان سے مستقبل میں کیا توقع رکھی جا سکتی ہے؟ اس سے حکومت کی منافقانہ چال اور عوام کے ساتھ کھلی دھوکہ دہی ثابت ہو رہی

ہے۔

ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ ایسے تمام واقعات اور سنگین مقدمات کا فیصلہ فوری کرے۔ بشمول وہ ریفرنس جو صدر نے پیش کئے ہیں۔ جلد از جلد فیصلے سنائیں جائیں۔ اور ان پر عملدر آمد بھی کیا جائے۔ تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ ورنہ نورا کشتی زیادہ دیر نہ چل سکے گی۔ اور عوام کا آپ پر اعتماد ختم ہو جائے گا۔

ان مقدمات کے جلد فیصلے اور عملدر آمد سے ملک میں امن امان بھی بحال ہو گا اور اس طرح ملک ترقی کی طرف گامزن ہو جائے گا۔ انشاء اللہ